Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

دیوی سنگھ

بنام

بورڈ آف ریونیو فار راجستھان و دیگران

تاریخ فیصلہ: 12 اکتوبر، 1993

[ایم ایم پنچھی اور این پی سنگھ، جسٹس صاحبان]

راجستھان زمیندار اور بسویداری ابالشن ایکٹ، 1959: دفعہ 5(4)- دعویٰ- کھاتیداراں کے طور پر زمین کا دعوی- دعوے کی حمایت میں ثبوت- جمعبندی کا ریونیو ریکارڈ- ریکارڈ مال میں وقفہ- وقفہ کی حمایت میں زبانی ثبوت- آیا شامل کیا جاسکتا ہے- ملکیت کے معاملات- میں ثبوت کی تعریف۔

راجستھان کرایہ داری ایکٹ، 1955: دفعات 221-229 ریونیو بورڈ- اپیل کے اختیارات کے استعمال میں ڈگری کی تصدیق- مصالحتی کارروائی میں اعتراض شدہ ڈگری- کیا بورڈ ڈگری کو کالعدم کرنے کے لیے نگرانی کے عمومی اختیار کو استعمال کر سکتا ہے۔

نظریۂ انضمام—اس کا اطلاق۔

اپیل گزاروں نے ریاست راجستھان کے خلاف پانچ مقدمے دائر کیے جس میں یہ اعلان کرنے کی درخواست کی گئی کہ راجستھان زمیندار اور بسویداری خاتمے کے قانون 1959 کی دفعہ 5 (4) کے مطابق وہ کھاتیدار بن گئے ہیں کیونکہ وہ اہم تاریخ پر زیر بحث زمینوں کے اصل مالک تھے۔ قبضہ قائم کرنے کے لیے انہوں نے جمعبندیوں کے محصولات کے ریکارڈ پیش کیے۔ تاہم، جس تاریخ کو زمیندار اور بسویداری کو ختم کیا گیا تھا اس کے قریب جامبانی ریکارڈ پیش نہیں کیا گیا تھا لیکن اس کے بدلے زبانی ثبوت پیش کیے گئے تھے۔ اسسٹنٹ کلکٹر نے مقدمے کی اجازت دی۔ ریاست کی طرف سے دائر اپیلوں کو ریونیو اپیلیٹ اتھارٹی نے مسترد کر دیا تھا۔ ریونیو بورڈ میں ریاست کی دوسری اپیل بھی مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد کچھ بیرونی لوگوں نے اسسٹنٹ کلکٹر کے فیصلے اور ڈگری کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خلاف فرسٹ اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے اپیل دائر کی جسے جوازِ دعویٰ کی بنیاد پر مسترد کر دیا گیا۔تاہم، اپیل پر، ریونیو بورڈ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ زبانی ثبوت قبضہ قائم کرنے کے لیے مفید ہو سکتا ہے لیکن یہ دفعہ 5(4) کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا جس کے لیے جامبانی ریکارڈ متعلقہ ہے۔راجستھان کرایہ داری ایکٹ 1955 کی دفعہ 221 کے تحت اپنے عمومی نگرانی کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے بورڈ نے اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے منظور کردہ ڈگریوں کو کالعدم کر دیا اور انہیں متعلقہ جامبانی طلب کرنے کے بعد مقدمات کی دوبارہ سماعت کرنے کی ہدایت کی۔اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ میں رٹ درخواستیں دائر کیں جنہیں مسترد کر دیا گیا۔عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیلیں دائر کی گئیں۔

اپیلوں کی اجازت دینا اور عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. ریونیو بورڈ نے ٹرائل کورٹ کے تصدیق شدہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے دفعہ 221 کو غلط طریقے سے لاگو کیا۔یہ دفعہ 221 کے تحت جنرل سپرنٹنڈنٹ کے اختیار کا استعمال نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس نے پہلے ہی اپنے اپیلٹ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسسٹنٹ کلکٹر کی ڈگری کی تصدیق کی تھی۔انضمام کے نظریے کے ذریعے، پہلی عدالت کے فیصلے اور ڈگری کو پہلی اپیلٹ عدالت میں ضم کر دیا گیا اور ترتیب سے دوسری اپیل پر جو ریونیو بورڈ کی تھی۔راجستھان کرایہ داری قانون کی دفعہ 229 کے تحت آنے کی وجہ سے اس حکم کا جائزہ لیا جا سکتا تھا۔دفعہ 221 لاگو نہیں ہونے کی وجہ سے، دفعہ 229 تصویر میں نہیں آئی، اسے لاگو نہیں کیا گیا تھا۔ان حالات میں، بورڈ نے دائرہ اختیار سنبھالا جس سے اسے اپنے حتمی فیصلے میں خلل ڈالنے کی ضرورت نہیں پڑی۔اسی طرح، عدالت عالیہ نے بھی اس کی منظوری دینے میں غلطی کی جب دائرہ اختیار کی غلطی اس کے چہرے پر واضح تھی۔

2. ملکیت کے معاملات میں شواہد کی تعریف کا فائدہ مند اصول یہ ہے کہ جب کسی صورت حال کو طویل عرصے سے موجود دکھایا جاتا ہے لیکن اس میں ایک خلا اس کے تسلسل پر شک پیدا کرتا ہے تو اس کے لیے چیزوں کے تسلسل کے حق میں جھکاؤ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے خاص طور پر جب فرق کی کچھ قابل فہم وضاحت آنے والی ہو۔ایسا لگتا ہے کہ ٹرائل کورٹ اس بنیاد پر اپیل کنندہ کے حق میں ڈگری پر چلی گئی ہے، اور اسی طرح پہلی اپیلٹ اتھارٹی کے ساتھ ساتھ دوسری اپیل میں ریونیو بورڈ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے بھی کیا۔اس طرح ذیلی کارروائی میں بورڈ کے لیے ٹرائل کورٹ کے استدلال میں غلطی تلاش کرنے میں بہت دیر ہو چکی تھی۔عدالت عالیہ نے اسے پریشان نہ کرنے میں غلطی کی۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3039، سال 1981۔

راجستھان عدالت عالیہ کے ڈی بی دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 165/1977 کے فیصلے اور حکم سے۔

بشمول

دیوانی اپیل نمبر 3209، سال 1983۔

بشمول

دیوانی اپیل نمبر 3210، سال 1983۔

سمن کپور اور مس سوماراؤ، اپیل کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے بی ڈی شرما (غیر حاضر)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ اپیلیں دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 164 سے 168، سال 1977 میں راجستھان عدالت عالیہ، جے پور بنچ کے ذریعے دیے گئے ایک مشترکہ حکم کے خلاف ہیں۔

ان اپیلوں کی وجہ ریونیو بورڈ، راجستھان کی طرف سے جاری کردہ ایک ہدایت ہے، جو راجستھان کرایہ داری ایکٹ، 1955 کے تحت قائم ایک عہدیدار ہے، جسے باقاعدہ طور پر دوسری اپیلوں کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔متعلقہ اپیل گزاروں کی طرف سے ریاست راجستھان کے خلاف اسسٹنٹ کلکٹر بھرت پور کی عدالت میں ان اپیلوں میں پانچ مقدمے دائر کیے گئے تھے جن میں یہ اعلان کرنے کی درخواست کی گئی تھی کہ راجستھان زمیندار اور بسویداری خاتمے کے قانون 1959 کی دفعہ 5(4) کے مطابق وہ کھاتیدار بن چکے ہیں کیونکہ وہ اہم تاریخ کو مذکورہ علاقے میں اصل کاشت کاری کے مالک تھے۔ان مقدمات کا مقابلہ ریاست راجستھان نے کیا تھا۔اپنے دعوے کی حمایت میں اپیل گزاروں، اس میں مدعیوں نے سموت 2002، 2006، 2018 اور 2026 کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جمعبندیوں جیسے محصولات کے ریکارڈ پیش کیے جن میں ان کی طرف سے دعوی کی گئی زمینوں پر مستقل حقیقی قبضہ دکھایا گیا ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سموت 2015 کے لیے جامبانی کسی بھی فریق کی طرف سے پیش نہیں کی گئی تھی اور یہ جامبانی اس تاریخ کے قریب ترین ہو سکتی تھی جس دن ایکٹ کے تحت زمیندار اور بسویداری کو ختم کیا گیا تھا۔اس میں موجود خلا کو مدعی اپیل کنندگان نے زبانی ثبوت پیش کر کے پر کیا تھا جس کے بارے میں ٹرائل کورٹ صنعتی عمل خیال تھا۔ریاست کی طرف سے گاؤں کا پٹواری ہونے کی وجہ سے جانچ پڑتال کرنے والا واحد گواہ دعویٰ دفاع کرنے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔نتیجے کے طور پر، مقدمے کو ڈگری شدہ کر دیا گیا۔ریاست راجستھان کی طرف سے ریونیو اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے دائر کی گئی پہلی اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ریاست کی طرف سے ریونیو بورڈ میں کی گئی دوسری اپیل بھی مسترد کر دی گئی۔نچلی عدالتوں کے احکامات اور ان کے ذریعے منظور کردہ ڈگریاں اس طرح ریونیو بورڈ کے فیصلوں اور ڈگریوں میں ضم ہو گئیں۔

مدعی-اپیل کنندگان کے حقوق کو ختم کرنے میں دلچسپی رکھنے والے کچھ بیرونی افراد نے اسسٹنٹ کلکٹر کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف فرسٹ اپیلیٹ اتھارٹی کے سامنے اپیل دائر کی۔فرسٹ اپیلیٹ اتھارٹی نے اس کوشش کو مسترد کر دیا جس میں ان افراد کو قرار دیا گیا جن کا کوئی حق نہیں ہے۔ریونیو بورڈ کے سامنے دوسری اپیل میں ان کی مزید کوشش کا بھی یہی انجام ہوا۔تاہم، ایسا لگتا ہے کہ وہ افراد ریونیو بورڈ کے اراکین کو سوچنے پر مجبور کرنے میں کامیاب رہے اور اس طرح اس نے درج ذیل مشاہدات کیے:

> "بظاہر اسسٹنٹ کلکٹر کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کہ دراصل جمابندی سٹلمنٹ کا ریکارڈ ہے جو آج تک لایا گیا ہے اور یہ سالانہ رجسٹر (کھٹانوئی) ہے جسے زمیندار اور بسویداری خاتمے کے قانون کی دفعہ 5(4) کو لاگو کرتے وقت دیکھنا پڑتا ہے۔زبانی ثبوت قبضہ قائم کرنے کے لیے مفید ہو سکتا ہے لیکن-اس طرح کے ثبوت دفعہ کی ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔خود کاشت کو درج کرنا پڑتا ہے کیونکہ بنیان کی تاریخ سے پہلے جام بندی ہوتی ہے۔ٹرائل کورٹ کے فائدے کے لیے، یہ کہا گیا ہے کہ مقبوضہ مالکن کا اندراج محض اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ زمین بسویداری ہے اور اسے خود کاشت دکھانے کے طور پر نہیں پڑھا جانا چاہیے۔ہمارے لیے اپیل کی کارروائی میں ٹرائل کورٹ کے احکامات کو کالعدم

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دینا ممکن نہیں ہے کیونکہ ان احکامات کو قابلیت کی بنیاد پر چیلنج نہیں کیا جاتا ہے۔تاہم، چونکہ ایک واضح غیر قانونی بات سامنے آئی ہے اس لیے بورڈ اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ہم کرایہ داری قانون کی دفعہ 221 کے تحت عمومی نگرانی کے اختیار کو استعمال کرنااوران چھ (پانچ) مقدمات میں ٹرائل کورٹ کی ڈگریوں کو کالعدم کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔اسسٹنٹ کلکٹر، بھرت پور ان مقدمات کی دوبارہ سماعت کرے گااور مدعی کے کھاتیداری حقوق کا فیصلہ کرے گا،اگر دعوی کیا جاتا ہے، تو 1959 کے ایکٹ کے تحت اس ایکٹ کی دفعہ 5 (4) کے مطابق سختی سے متعلقہ جامبانی طلب کرنے کے بعد مذکورہ بالا مشاہدات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔مانگی گئی راحت فطری طور پر صرف اس صورت میں دی جائے گی جب کھاتیداری قائم ہواوراس طرح کی راحت قانون کے تحت جائزہو۔"

اس کے بعد نالاں اپیل گزاروں نے ریونیو بورڈ کے نقطہ نظر کو ذائل کرنے کی درخواست کرتے ہوئے رٹ درخواستوں میں عدالت عالیہ سے رجوع کیا، لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

اپیل گزاروں کے قابل وکیل کو سننے کے بعد، چونکہ وہ اکیلے ہماری مدد کرنے کے لیے یہاں موجود ہیں،اور ریاست راجستھان کی طرف سے کوئی بھی پیش نہیں ہو رہا ہے، ہم اسے ریونیو بورڈ کے نقطہ نظر کو حیرت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔راجستھان کرایہ داری قانون کی دفعہ 221 بورڈ کی مجموعی ریونیو عدالتوں اور ایسی تمام عدالتوں کو نگرانی اور کنڑول کا عمومی اختیار فراہم کرتی ہے جو اس کے ماتحت ہیں۔اس کے علاوہ، دفعہ 222 سے لے کر دفعہ 228 تک کی توضیعات ہیں جو اپیلوں کے لیے فراہم کرتی ہیں اور جس طریقے سے انہیں اس میں دیے گئے محاذ میں پیش کرنے کی ضرورت ہے اور ریونیو بورڈ ایسی ہی ایک شق ہے۔دفعہ 229، اس کے بعد، یہ فراہم کرتا ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی توضیعات کے تابع، بورڈ اپنی تحریک کا یا کسی دعویٰ یا کارروائی میں کسی فریق کی درخواست پر نظر ثانی لے سکتا ہے اور خود یا اس کے کسی رکن کے ذریعہ بنائے گئے کسی بھی ڈگری یا حکم کو منسوخ، تبدیل یا تصدیق کر سکتا ہے۔ان توضیعات کے پیش نظر یہ ایکٹ کی دفعہ 221 کے تحت ناقابل فہم ہے کیونکہ اس نے پہلے ہی اپنے اپیل کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ یعنی اسسٹنٹ کلکٹر کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی تھی۔انضمام کے نظریے کے مطابق، پہلی عدالت کے فیصلے اور ڈگری کو

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پہلی اپیلٹ عدالت میں ضم کر دیا گیا اور ترتیب سے ریونیو بورڈ کی دوسری اپیل پر۔ حکم، اگر بالکل بھی، قابل جائزہ تھا، بشرطیکہ یہ راجستھان کرایہ داری ایکٹ کی دفعہ 229 کے دائرہ کار میں آتا ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریاست راجستھان نے ایک کے بعد ایک اپیلوں کے دو سیٹ کو ترجیح دی تھی اور ان کی برطرفی پر اسے عدالت عالیہ میں مزید چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ ریاست نے نتیجہ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ بعد میں جب کچھ دوسرے عناصر نے مداخلت کرنے کا انتخاب کیا اور ان احکامات کو روکنے کی کوشش کی اور اس سلسلے میں ان کی کوششوں کو ریونیو بورڈ نے مسترد کر دیا، تو اس نے ٹرائل کورٹ کے تصدیق شدہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے دفعہ 221 کو غلط طریقے سے لاگو کیا۔ چونکہ وہ دفعہ قابل اطلاق نہ تھی، اس لیے دفعہ 229 کا کوئی عمل دخل نہیں تھا، کیونکہ اسے نافذ ہی نہیں کیا گیا تھا۔ ان حالات میں یہ واضح طور پر واضح ہے کہ ریونیو بورڈ نے دائرہ اختیار سنبھالا جس سے اسے اپنے حتمی فیصلے کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں پڑی، جس طرح سے اس نے کیا ہے وہ حقائق پر غلط ہو سکتا ہے۔ اسی طرح، عدالت عالیہ بھی اس کی منظوری دینے میں غلطی کر رہی تھی جب دائرہ اختیار کی غلطی اگر کے چہرے پر واضح ہو رہی تھی۔

اس طرح کے معاملے میں ہم بھی مداخلت کرنے میں ہچکچاتے ہوئے آگے بڑھتے جب تک کہ ہم ان حقائق پر مطمئن نہ ہوں کہ راحت اپیل گزاروں کی وجہ سے تھی۔ ریونیو بورڈ نے مشاہدہ کیا ہے کہ زمیندارار اور بسویداری خاتمے کے قانون کی دفعہ 5(4) کو نافذ کرنے کے لیے، اس میں تصور کی گئی تاریخ کے ریکارڈ مال کی اندراجات حیثیت کو طے کریں گی۔ یہ شروع سے ہی درست ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں اس تاریخ سے پہلے اور پھر اس تاریخ کے بعد کے محصولات کے ریکارڈ کی اندراجات ہیں، جن پر ٹرائل کورٹ نے زبانی شواہد کی مدد سے انحصار کیا ہے تاکہ یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ اپیل کنندگان کو ان کی متعلقہ زمینوں پر کھاتیداری حقوق میں مسلسل خصوصی قبضہ ہے۔ ملکیت کے معاملات میں شواہد کی تعریف کا فائدہ منداصول یہ ہے کہ جب کسی صورت حال کو طویل عرصے سے موجود دکھایا جاتا ہے لیکن اس میں ایک خلا اس کے تسلسل پر شک پیدا کرتا ہے تو اس کی سمجھداری کو چیز کے تسلسل کے حق میں جھکاؤ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے خاص طور پر جب فرق کی کچھ قابل فہم وضاحت آنے والی ہو۔ ایسا لگتا ہے کہ ٹرائل کورٹ اس بنیاد پر اپیل گزاروں کے حق میں ڈگری پر چلی گئی ہے، اور اسی طرح پہلی اپیلٹ اتھارٹی کے ساتھ ساتھ دوسری اپیل میں ریونیو بورڈ نے بھی کیا۔ اس طرح دن میں بہت دیر ہو چکی تھی کہ بورڈ ٹرائل کورٹ کے استدلال میں غلطی تلاش کرنے کے لیے ذیلی کارروائی میں جاگ گیا۔ عدالت عالیہ نے اسے پریشان نہ کرنے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جاری وجوہات کی بناء پر ہم ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور اپیل گزاروں کے حق میں معاملہ طے کرنے والے عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ چونکہ کوئی مخالفت نہیں ہے، اس لیے اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیلیں منظور کی گئی۔